REGD. NO. L 5254 رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ (جمعرات)

فی پرچہ ۱ مر

جلد ۳	۱۲ ہجرت ۱۳۲۸ ہش	۱۲ مئی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۰۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کی کمر اور پاؤں میں درد ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

— حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ ڈاکٹری مشورے کے مطابق نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی ڈاڑھ نکال دینے سے ضعف اور دھڑکن زیادہ ہو گئی ہے۔ نبض کی رفتار تیز ہے۔ تا دم تحریر حالت میں کوئی افاقہ نہیں۔ احباب نہایت توجہ سے نواب صاحب کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

پاکستان کا حیدرآباد پر دوبارہ بحث کرنے کا مطالبہ منظور

لیک سیکس ۱۱ مئی۔ (بی۔ بی۔ سی) پاکستانی نمائندے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے حیدرآباد کے مسئلے پر دوبارہ بحث شروع کرنے کا جو مطالبہ کیا تھا۔ سیکیورٹی کونسل نے اسے منظور کر لیا ہے۔ کونسل کے صدر نے کل رات جلسے میں چوہدری ظفر اللہ خاں کا وہ خط پڑھ کر سنایا۔ جس کی رو سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور ارکان کونسل کو اس پر تبصرے کی دعوت دی۔ مصری نمائندے فوزی بے نے اس پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔ جب تک اس مسئلے پر کاملاً غور نہ ہو جائے۔ حیدرآباد کے معاملہ کو ایجنڈے پر رکھنا چاہیئے۔ پاکستانی وفد کے لیڈر اپنے ملک کو واپسی سے پہلے اس مسئلے پر ایک بیان دینے کے خواہشمند ہیں۔ کسی دوسرے رکن نے اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا۔

صدر کونسل نے آخر میں فرمایا۔ کہ چونکہ جنرل اسمبلی کے اجلاس کے ختم ہونے کی کوئی خاص تاریخ معین نہیں ہے۔ لہٰذا وہ اسمبلی کے اجلاس کے ختم ہوتے ہی کونسل کے اجلاس کے لئے تاریخ مقرر کریں گے۔ اس سلسلے میں وہ مصری نمائندے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان سے اور پاکستانی نمائندے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سے رابطہ کریں گے۔

برما کی امداد کیلئے ضروری انتظامات

کراچی ۱۱ مئی۔ حکومت پاکستان کی وزارت امور خارجہ تعلقات دولت مشترکہ کے ایک خاص اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حال ہی میں لندن میں دول مشترکہ کے وزرائے اعظم کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں برطانیہ۔ ہندوستان۔ پاکستان اور لنکا کے وزرائے اعظم نے برما کے وزیر اعظم تھاکن نو کی اس درخواست پر کہ برما میں جلد از جلد امن بحال ہونے کے لئے ان کی امداد کی جائے۔ ایک ساتھ بیٹھ کر فیصلہ کیا۔ کہ مسٹر تھاکن نو کی حکومت کی حتی المقدور مدد کی جائے۔ تاکہ برما میں جلد از جلد امن بحال ہو جائے۔ حکومت پاکستان نے آج اپنے خاص اعلان میں بتایا۔ کہ اس فیصلے کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کے لئے تمام ضروری انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

لیک سیکس ۱۱ مئی (بی۔ بی۔ سی) ۱۱ مئی مجلس اقوام کی سیاسی کمیٹی نے آج ۳۶ ووٹوں کی اکثریت سے فیصلہ کیا۔ کہ انڈونیشیا کے مسئلے کو جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس تک ملتوی کر دیا جائے۔ بیالیس ووٹ حق میں چھ خلاف...

قبائلی علاقے میں مدرسے اور شفاخانے

پشاور ۱۱ مئی۔ نوابزادہ سعید اللہ خاں صاحب نے شمالی وزیرستان کے دورے سے واپسی پر آج ایک بیان میں کہا۔ حکومت پاکستان نے قبائلی علاقوں کی بہبود کے لئے جو سکیمیں مرتب کی ہیں۔ ان پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ بہت سے شفاخانے اور ایک سو مدرسے اگلے سال کے اندر اندر کھل جائیں گے۔ مزید شفاخانوں کا اجراء زیر غور ہے۔

آپ نے کہا۔ قبائلی بھی پاکستان کے لئے بے پناہ محبت اور خلوص اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکستان اسلامی راہوں پر قدم زن ہے۔ لہٰذا وہ اسکی عزت و آبرو پر جیتے جی آنچ نہ آنے دیں گے آپ نے کہا۔ قبائلیوں کے خلوص نے فقیر ایپی کے پراپیگنڈے کو باطل ثابت کر دیا ہے۔

صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں ابتدائی تعلیم کو لازمی بھی قرار دیا جائیگا۔ حکومت آزاد کشمیر نئی سڑکیں بنانے کے معاملے پر بھی بڑی شد و مد سے غور کر رہی ہے۔ جو پاکستان اور آزاد کشمیر علاقے کو آپس میں ملائیں گی۔

پاکستان میں معاشی بہتری اور روحانی ترقی کی بنیادوں پر معاشرے کی تعمیر

وزیر اعظم مصر پاکستان تشریف لائیں گے

قاہرہ ۱۱ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان میں ایک عظیم الشان معاشرے کی تعمیر کی جا رہی ہے جس کی بنیاد معاشی بہتری اور روحانی ترقی پر رکھی گئی ہے۔ پاکستان کے خیال میں جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونزم کے فتنے کو روکنے کے لئے اس سے بہتر طریق اور کوئی نہ تھا۔ آپ نے کہا۔ گو ہماری مالی حالت نہایت مضبوط ہے۔ تاہم صنعت و حرفت کو پھیلانے کے لئے کچھ نہ کچھ بیرونی سرمائے کی ضرورت ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کامن ویلتھ کے فیصلوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ مجھے امید ہے۔ ان کے نتائج بھی بہتر ہوں گے۔ مشرق وسطیٰ کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے کہا۔ ہم دنیائے عرب کی ریاستوں اور پاکستان کے درمیان دوستی اور محبت کے رشتے کو مستحکم کرنا چاہتے ہیں۔

آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ مجھے افغانستان اور پاکستان کے درمیان کسی تنازع کا کوئی علم نہیں ہے۔ کانفرنس کے آخر میں آپ نے بتایا۔ کہ وزیر اعظم مصر السید عبد الہادی پاشا نے بھی پاکستان میں تشریف لانے کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ وزیر اعظم نے اس تھوڑی سی مدت میں پاکستان کا نہایت استحکام سے مصائب کا مقابلہ کرنے کا ذکر بڑے فخر سے کیا۔ اور کہا کہ پہلا مرحلہ ۷۰ لاکھ مہاجرین کو دوبارہ بسانے کا تھا۔ جس سے مملکت بطریق احسن عہدہ برآ ہو گئی۔ آپ نے دولت مشترکہ سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ مستقل ادبی فیصلہ تو ...

آزاد کشمیر میں تعلیمی جدوجہد

تراڑ کھیل ۱۱ مئی۔ آزاد کشمیر حکومت کے ایک اعلان میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آزاد کشمیر علاقے میں جہالت کو دور کرنے کے لئے بڑی بڑی تجویزیں تیار کی گئی ہیں۔ پرائمری اور مڈل سکول کھولے جائیں گے۔ اور تجربے کے طور پر

سرحد میں کم از کم پانچ لاکھ مہاجرین کو بسایا جائے

لاہور ۱۱ مئی۔ آج صوبہ سرحد کو روانہ ہوتے ہوئے سرحد مسلم لیگی لیڈر خان محمد خاں آف لونڈ خور نے کہا۔ کہ حکومت سرحد کا ۲½ لاکھ امیر لوگوں کے جانے کی بجائے صرف ۵۵ ہزار ۲ سو مہاجرین کو بسانا کوئی قابل ذکر کارنامہ نہیں ہے۔ اور اگر ان کی جائیدادوں پر حکومت کے حامی قبضہ نہ کر لیتے۔ تو شاید ۵ لاکھ مہاجرین کی کھپت ہو سکتی۔ اکیلے پشاور ہی میں ۵۰ ہزار ہندوؤں کی جگہ ساٹھ ہزار مسلمان مہاجرین بسائے جا سکتے تھے۔ آپ نے آخر میں مرکزی حکومت سے اپیل کی۔ کہ سرحد میں کم از کم ۵ لاکھ مہاجر بھیجے جائیں۔ اور مجھے امید ہے۔ اگر ناجائز قابضوں کے خلاف انکوائری ہوئی۔ اور صوبہ سرحد نے اپنی روایتی اسلامی اخوت کے جذبے سے کام لیا۔ تو ۵ لاکھ مہاجرین کا بس جانا کوئی مشکل بات نہیں۔ (سٹاف رپورٹر)

طہران ۱۱ مئی۔ (بی۔ بی۔ سی) بحیرہ قزوین کی بندرگاہ استرے سے اطلاعات منظر ہیں۔ کہ گزشتہ ہفتے جب روس کے ایک گشتی دستے نے ایران کی سرحد پار کی۔ تو روسی اور ایرانی سپاہیوں میں گولیوں کا تبادلہ ہوا۔ روسی سپاہیوں نے سرحد پار کر کے ہنرجمہری چوکی پر گولہ باری کی

سول اینڈ ملٹری گزٹ کے فیصلے پر نظر ثانی کی جائے گی

کراچی ۱۱ مئی۔ مدیر ملت کراچی نے پاکستان نیوز پیپرز کانفرنس کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے۔ اس غیر معمولی اجلاس میں سول اینڈ ملٹری گزٹ سے متعلقہ فیصلے پر نظر ثانی کے لئے زور دیا جائیگا۔ مدیر موصوف کا کہنا ہے۔ کہ سول نے ایک بہت بڑی غلطی کی تھی۔ لیکن اس کے نہایت لجاجت آمیز معافی مانگنے کے بعد مسٹر الطاف حسین کا اخبار مذکور کی اشاعت کو روک دینے کا فیصلہ دیانۃً صرف غیر مستحسن ہے۔ بلکہ پاکستان میں آزادیٔ تحریر کی توہین ہے۔ اور جمہوریت کی تحقیر ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر ... میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۲ مئی ۱۹۴۹ء

"احد احد"

مکہ کی گلیوں میں ایک کالا کلوٹا موٹے موٹے ہونٹوں چپٹی ناک والا حبشی غلام پھرتا تھا۔ اس کا قریشی آقا ایک نہایت جابر اور سخت گیر انسان تھا۔ اس سے سخت سے سخت محنت لیتا اور ہر طرح سے اسکو تکلیف میں رکھتا۔ اس کا آقا قبیلہ قریش کا ایک معزز سردار تھا۔ جس کی ہر سوسائٹی میں بڑی عزت تھی۔ مگر اس کا یہ غلام سوسائٹی میں کوئی عزت کوئی درجہ نہیں رکھتا تھا۔ خود غلاموں میں بھی شاید اس کا کچھ درجہ نہ تھا۔ اس لئے جس طرح اس کا آقا اسکو رکھتا اسے رہنا پڑتا۔ وہ اپنے آقا کی خوشی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتا۔ کیونکہ اس کے بغیر چارہ ہی نہ تھا۔ کیونکہ

اس کالے کلوٹے اور چپٹی ناک والے حبشی غلام کے کانوں میں اچانک ایک آواز پڑ گئی۔ جس نے اس کے حبشی خون میں ایک طوفان اور اس کے رگ وپے میں ایک زلزلہ پیدا کر دیا۔ اس آواز سے اس کے جسم میں ایک جھنجھنی آئی۔ ایسی جھنجھنی جس نے اس کی کائنات کو تہ وبالا کر دیا۔ ایک انقلاب ہو گیا ایک عظیم الشان انقلاب۔ اس انقلاب سے اس کے کالے کلوٹے چہرے سے نور کی شعاعیں پھوٹنے لگیں۔ اس زلزلے نے اس کے جسم کے ذرے ذرے کو مقدس کر دیا۔ اب وہ حبشی غلام نہ رہا تھا بلکہ انسان بن گیا تھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہ دو چھوٹے چھوٹے عربی زبان کے فقرے تھے جو اس کے کان میں پڑے۔ ایسا عربی زبان کے جن کو وہ اپنی حبشی اور موٹی زبان سے صحیح طرح ادا بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر اس غلام پر ان دو عربی فقروں نے جو اثر کیا۔ وہ دنیا کی تاریخ میں بے نظیر ہے۔

اب اس کے لئے انسان کی دستکاری سے بنے ہوئے بت مٹی، پتھر یا پیتل اور سونے کے بتوں کے آگے جھکنا مشکل ہو گیا۔ کیونکہ اس عظیم الشان آواز نے اس کے کالے اور موٹے دل کو لعل وگوہر سے زیادہ چمکدار اور زیادہ بیش بہا بنا دیا

اس پر اسکے عالی نژاد آقا کو غصہ آگیا جب اس نے اس کی زبان پر "احد۔ احد" کا ورد جاری دیکھا۔ تو وہ اس طرح تلملا کر اٹھا کہ گویا اس کے دل کی نازک ترین رگ پر کسی نے دھکتا ہوا کوئلہ رکھ دیا ہے۔ اس نے غصہ سے تھرتھراتے ہوئے للکار کر کہا "زبان بند کرو ورنہ اسے گدی سے نکال کر پھینک دوں گا" مگر اس نوزائیدہ انسان نے "احد۔ احد" کا ورد بند نہ کیا۔ قریشی سردار کے غرور کو سخت دھکا لگا۔ ایک کالے کلوٹے چہرے۔ موٹے موٹے ہونٹوں۔ چپٹی ناک والا حبشی اس کی نافرمانی کرے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا زمین زمین نہیں رہی۔ آسمان آسمان نہیں رہا۔ وہ غصہ سے اور بھی تھرتھرانے لگا۔ اور اپنے غلام کو بے تحاشا مارنے لگا۔ وہ ایک فرمانبردار غلام تھا۔ اس نے مار کھائی مگر ...... وہ اپنے حقیقی آقا کے نام کا ورد کس طرح چھوڑ دیتا "احد۔ احد"

آقا روز اسکو مارتا مگر کچھ اثر نہ ہوتا۔ پھر اس نے اسکو ایذا دینے کی ایک انوکھی تجویز سوچی۔ وہ اسکو جلتی ہوئی ریت پر لٹا دیتا۔ اور سینے پر بھاری جلتا ہوا پتھر رکھ دیتا۔ مگر اس طرح بھی اسکے حلق سے "احد احد" کی آواز آنا بند نہ ہوئی۔ وہ متواتر آتی رہی۔ پھر وہ اسکو رسیوں سے کس کر باندھ دیتا۔ اور لونڈوں سے کہتا کہ اسکو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے پھرو زمین کی رگڑ سے اس کا بدن چھل جاتا۔

لونڈوں اور تماشائیوں کی نظریں وہ ایک کالا کلوٹا۔ موٹے موٹے ہونٹوں اور چپٹی ناک والا حبشی غلام تھا۔ ایک معزز قریشی سردار کا حق تھا کہ وہ جس طرح چاہے اس کے ساتھ سلوک کرے۔ اور پھر کیا وہ "احد احد" کے تیروں سے ان کا کلیجہ چھلنی نہیں کر رہا تھا؟

رحم! رحم کیسا۔ کس پر؟ اور کون کرتا۔ وہ جو اس پر آوازے کستے تھے۔ پھبتیاں اڑاتے تھے تمسخر کرتے تھے۔ کنکر مارتے تھے۔ یا وہ جو اسکو گھسیٹتے تھے؟ رحم کو اتنی جرأت کہاں تھی کہ ایسے ماحول میں مد آتا۔ پھر دوسروں کو رحم تو جب آتا کہ خود "احد احد" پکارنے والے کو اپنے آپ پر رحم آتا۔ جتنی ایذا کی تکلیف بڑھتی تھی۔ احد احد کی صدا اتنی ہی تیز اور بلند ہوتی جاتی تھی جب وہ خود اپنے آپ پر قہقہہ مار رہا تھا۔ تو دوسرے کیوں نہ مارتے۔ مگر ان کو معلوم نہ تھا کہ اسکے قہقہہ کا انجام کیا ہونے والا ہے۔

ان کو کیا معلوم تھا کہ جس بھٹی میں یہ کالی مٹی کندن بن رہی ہے۔ اسی بھٹی میں ان کو بھی ڈالا جانے والا ہے۔ لیکن ان کی صورت میں بھٹی کی تاثیر بدل جائے گی۔ آج وہ سونا نہیں کندن سہی مگر اس بھٹی میں پڑ کر وہ راکھ ہو جائیں گے۔ نری مٹی۔

یہ حبشی غلام وہ ہے جو مدینہ میں مسجد نبوی کا پہلا مؤذن مقرر ہوا۔ یہ وہ مؤذن ہے جس کی توقیر کے سامنے بڑے بڑے سرداران عرب کے بیٹوں کی کچھ بھی توقیر نہیں رہی تھی۔ جس کی محفل میں وہ جوتیوں میں بیٹھنا بھی اپنی سعادت خیال کرتے تھے۔ یہ وہ مؤذن ہے۔ جس کی حبشی اور موٹی زبان سے عربی میں اذان سننے کے لئے لوگ سینکڑوں میلوں کا سفر کر کے آتے تھے۔ یہ وہ مؤذن ہے جس کی آواز سے کائنات کا دل ہل جاتا تھا۔ جس کی اذان سے سحر نمودار ہوتی تھی۔ یہ وہ مؤذن ہے جس کی اذان اب تک عرش کے کنگروں میں گونجتی ہے۔ اور حشر تک گونجتی رہے گی۔

یہ ہے اسلامی انقلاب۔ یہ ہے وہ اعجاز جس نے ایک کالے کلوٹے غلام سے ایک ایسا انسان بنا دیا کہ آج بڑے بڑے باجبروت بادشاہ بھی اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ یہ ہے وہ غلام کہ جب آج ہم اس کا نام لیتے ہیں۔ تو ہمارے جسموں میں ایک پھریری سی آجاتی ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ

یہ ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنےٰ غلام جو آج تمام مسلمانوں کا آقا کہلاتا ہے۔

کیا کمیونزم ایسا انقلاب پیدا کر سکتا ہے؟

مری بساط تو دیکھ اور تو اپنی ذات تو دیکھ

بنا کے کیا کیا زمانے نے سومنات تو دیکھ
بشر کے ہاتھ میں کیسی ہے کائنات تو دیکھ

چھپایا ذات کو کیوں تو نے چشمِ عالم سے
گھڑے ہیں وہم نے کیا کیا ترے صفات تو دیکھ

وہ پُتلا جس میں کہ کی روح اپنی تو نے نفوذ
اب اس کی دورِ عزازیل میں حیات تو دیکھ

ہزاروں عید کے دن نیز جس سے شرمندہ
فضائے مغربی میں ہوٹلوں کی رات تو دیکھ

نزولِ رحمتِ حق ہے کہ بارشِ آتش
بدل گئی ہے یہ کیسی شب برات تو دیکھ

بجا ہے ناز تجھے اپنی قدرتوں پہ مگر
تو اپنی قدرتوں میں میری مشکلات تو دیکھ

مرے گناہ کہ تیرا کرم بڑا یا رب؟
مری بساط تو دیکھ اور تو اپنی ذات تو دیکھ

ریڈیو پاکستان لاہور سے "احیاء اسلام" پر تقریر

"احیائے اسلام۔ سائنس اور مذہب میں مطابقت" کے موضوع پر جناب قاضی محمد اسلم صاحب ہیڈ آف دی فلاسفی ڈیپارٹمنٹ پنجاب یونیورسٹی ۱۲ مئی (بروز جمعرات) رات کے ۹½ بجے ریڈیو پاکستان لاہور سے انگریزی میں تقریر نشر فرمائیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا سفر سندھ اور جماعتیں

احباب کو معلوم ہوگا کہ گزشتہ دنوں حضور کی آنکھوں پر شدید حملہ ہوا تھا۔ گو پہلے کی نسبت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے لیکن بوجہ آنکھ کی بیماری کے دھوپ کی برداشت نہیں ہو سکتی اس لئے اس دفعہ حضور سندھ تشریف لے جاتے ہوئے حسب سابق جماعتوں سے ملاقات نہ فرما سکیں گے اسلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بڑی تکلیف کوئی جماعت ملنے کے لئے نہ آئے۔ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری

خطبہ جمعہ نمبر ۱۵

اس سال جلسہ سالانہ ربوہ میں کیوں منعقد کیا گیا؟

مَیں نے مناسب سمجھا کہ اس مقام کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعائیں کی جائیں

ہم اپنی روحانی آنکھوں سے احمدیت کا جھنڈا شان و شوکت سے لہراتا ہوا دیکھ رہے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۴۹ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے دو جمعوں میں مَیں نہیں آ سکا کیونکہ مجھے

نقرس کی تکلیف

رہی ہے۔ پہلے میرے دائیں پاؤں پر نقرس کا حملہ رہا۔ اس کے بعد بائیں پاؤں پر نقرس کا حملہ ہو گیا۔ درمیان میں ایک دفعہ مالش کے دوران میں چوٹ لگ گئی۔ جس سے درد بڑھ گیا۔ اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے ہڈی میں کوئی ضرب آ گئی ہے۔ چار دن ہوئے ایکسرے لیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ ہڈی میں کوئی فریکچر نہیں۔ جو درد تھا۔ وہ صرف چوٹ کی وجہ سے تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب درد میں افاقہ ہے۔ لیکن تین چار دن سے باوجود آرام آ جانے کے شاید ان مضعف دواؤں کی وجہ سے جو نقرس کے لئے مجھے کھانی پڑتی ہیں برابر کمزوری محسوس ہوتی۔ اور نیند کا غلبہ رہتا ہے۔ جب تک کام کرتا رہوں کام کرتا رہتا ہوں۔ لیکن جب کام سے ذرا بھی توجہ ہٹے فوراً نیند کا غلبہ شروع ہو جاتا ہے۔ بہرحال اب پاؤں میں اتنی طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا سکتا ہوں۔ چنانچہ میں نے یہی مناسب سمجھا کہ خطبہ کے لئے آ جاؤں۔ اور بعض ضروری امور کی طرف دوستوں کو توجہ دلا دوں۔

احباب کو معلوم ہے کہ

اس سال کا جلسہ سالانہ

ایسٹر ہالی ڈیز میں ربوہ میں مقرر کیا گیا ہے۔ مجھے بہت سے دوستوں کے خطوط ملے ہیں۔ کہ ربوہ میں ان دنوں جلسہ کرنا بہت مشکل بات ہے۔ اور یہ کہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں یا تو بدل دی جائیں۔ اور یا پھر جلسہ ربوہ میں نہ کیا جائے۔ بلکہ لاہور میں کیا جائے۔ یہ خطوط جماعت کے کارکنوں کی طرف سے بھی ملے ہیں۔ اور بیرونی جماعتوں کی طرف سے بھی ملے ہیں۔ خصوصاً زمیندار جماعتوں کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ ان دنوں چونکہ کٹائی کا وقت ہوگا اس لئے زمینداروں کا جلسہ پر شامل ہونا مشکل ہوگا۔ میں ان لوگوں کی مشکلات کو بھی سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے جلسہ سالانہ کے دنوں میں وہاں آنا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص سمندر میں کودتا ہے۔ یا کوئی جہاز غرق ہوتا ہے۔ اور اس کی سواریاں سمندر میں گر جاتی ہیں۔ تو آخر انہیں ساحل کی تلاش کرنی ہی پڑتی ہے۔ اس ساحل کی جستجو میں خطرات بھی ہوتے ہیں۔ اور اس کی جستجو میں خوف بھی لاحق ہوتے ہیں۔ جب کوئی جہاز ڈوبتا ہے۔ تو چاروں طرف پانی ہی پانی ہوتا ہے۔ اور انسان نہیں جانتا کہ میں دائیں گیا تو مجھے خشکی ملے گی۔ یا بائیں گیا تو مجھے خشکی ملے گی۔ سامنے کی طرف گیا تو مجھے خشکی ملے گی۔ یا پیچھے کی طرف گیا تو مجھے خشکی ملے گی یہ بھی انسان نہیں جانتا۔ کہ اگر خشکی مجھ سے بہت دور ہے۔ اور میں کسی طرح بھی ساحل تک نہیں پہونچ سکتا۔ تو اگر دائیں طرف تیرا تو مجھے کوئی جہاز یا کشتی مل جائیگی۔ یا بائیں طرف تیرا تو مجھے کوئی جہاز یا کشتی مل جائے گی۔ آگے کی طرف تیرا تو مجھے کوئی جہاز یا کشتی مل جائے گی۔ یا پیچھے کی طرف تیرا تو مجھے کوئی جہاز یا کشتی مل جائے گی۔ ان آٹھوں باتوں میں سے اسے کوئی بات بھی معلوم نہیں ہوتی۔ مگر پھر بھی وہ

ایک جگہ پر

کھڑا نہیں رہتا۔ بظاہر اس کا ایک جگہ پر کھڑا رہنا یا ان چاروں جہات میں سے کسی ایک کا خشکی پر پہنچنے یا جہاز اور کشتی حاصل کرنے کے لئے اختیار کرنا برابر معلوم ہوتا ہے۔ گویا وہ ڈوبنے کے لئے یہ سب باتیں برابر معلوم ہوتی ہیں۔ انسان پھر بھی جدوجہد کرتا ہے۔ اور ساحل یا کشتی کی تلاش میں دائیں بائیں یا آگے پیچھے ضرور جاتا ہے اسی طرح ہمیں بھی ساحل یا جہاز کے ملنے کے لئے جو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے مقدر ہے

جستجو اور تلاش کی ضرورت

ہے۔ اور جلد سے جلد کسی ایسے طریق کار کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ جو اپنے اندر ایک استقلال اور پائداری رکھتا ہو۔ اس وقت تک جو کچھ خدا تعالیٰ کی مشیت ظاہر ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ربوہ ہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ ہماری جماعت دوبارہ اپنا مرکز بنائے اور جب کوئی نئی جگہ اختیار کی جاتی ہے۔ تو اس کے لئے دعائیں بھی کی جاتی ہیں۔ اس کے لئے صدقہ و خیرات بھی کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت

بھی طلب کی جاتی ہے۔ اور یہ بہترین وقت ہمیں جلسہ سالانہ کے دنوں میں ہی میسر آ سکتا ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر وہاں ہزاروں ہزار افراد جمع ہوں گے۔ اور ہزاروں ہزار افراد کے جمع ہونے سے طبیعتوں پر جو اثر ہو سکتا ہے۔ اور ہزاروں ہزار افراد کی متحدہ دعائیں جو تاثیر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ وہ صرف چند افراد کے جمع ہونے سے نہ اثر ہو سکتا ہے اور نہ ان کی دعائیں خواہ وہ کیسے دل سے ہی کیوں نہ ہوں۔ اتنی تاثیر رکھ سکتی ہیں۔ حقیقی

ہزاروں ہزار افراد کی دعائیں

اثر رکھتی ہیں۔ آخر نماز باجماعت کو اکیلی نماز پر کیوں فوقیت حاصل ہے۔ اسی لئے کہ نماز باجماعت میں بہت سے افراد مل کر دعا کرتے ہیں۔ اور جب بہت سے افراد مل کر دعا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکات کا نزول یقینی ہو جاتا ہے۔ فرد ممکن ہے پوری توجہ سے دعا نہ کر سکتا ہو۔ خواہ اسکے روحانی حالات ایسے ہوں کہ وہ دعا نہ کر سکتا ہو اور خواہ اس کے جسمانی حالات ایسے ہوں کہ وہ دعا نہ کر سکتا ہو۔ مگر جب دس بیس افراد مل کر دعا کرتے ہیں۔ تو اگر پانچ سات کی توجہ دعا کی طرف نہیں ہوتی۔ تو باقی آٹھ دس افراد جو پوری توجہ اور انہماک اور گریہ و زاری کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کی دعاؤں کی وجہ سے وہ دو یا پانچ یا سات افراد جو دعا کی طرف توجہ نہیں کر رہے ہوتے۔ وہ بھی اپنے مدعا کو حاصل کر لیتے ہیں۔

آثار میں آتا ہے

کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے چھوٹے بھائی نے جو آپ کے بھانجے تھے۔ کسی موقعہ پر یہ دیکھ کر کہ حضرت عائشہ اپنے تمام اموال غرباء میں تقسیم کر دیتی ہیں۔ اور جو کچھ آتا ہے صدقہ و خیرات کر دیتی ہیں۔ ان کے اس فعل پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور چونکہ بھانجے ہی آپ کے وارث ہونے والے تھے۔ اس نے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہہ دیا کہ حضرت عائشہؓ کو اپنا ہاتھ روکنا چاہیئے۔ وہ اپنے مالوں کو اسراف کے طور پر بانٹتی رہتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات سنی [illegible] کہ یہ بات کسی جذبہ خیر خواہی کے ماتحت نہیں کہی گئی۔ بلکہ محض ایک نفسانی خواہش کے ماتحت کہی گئی ہے۔ اس نوجوان کے دل میں یہ احساس پیدا ہوا ہے۔ کہ اگر روپیہ اسی طرح خرچ ہوتا رہا۔ تو ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔ اس لئے حضرت عائشہؓ کو روکنا چاہیئے۔

تاکہ وہ نیا مال جمع رکھیں اور پھر ملے۔ پس چونکہ یہ بات ایک

نفسانی خواہش

کے ماتحت کہی گئی تھی اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند فرماتے ہوئے قسم کھائی کہ آئندہ میں اس بھانجے کو اپنے گھر آنے کی اجازت نہیں دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے بھانجے کو روک دیا اور اسے کہہ دیا کہ میں آئندہ تمہاری شکل دیکھنا نہیں چاہتی تم میرے گھر میں مت آیا کرو میرے ہاں آنے کی تمہیں اجازت نہیں ہوگی انگریزی میں مثل ہے کہ انگریز کا گھر قلعہ ہوتا ہے مطلب یہ کہ اس کے گھر کے اندر کوئی دخل اندازی نہیں کر سکتا مگر حقیقت یہ ہے کہ سب سے بڑا قلعہ مسلمان کا گھر ہے۔ انگریز کے گھر کو صرف رسم و رواج کی وجہ سے ایک پاکیزگی اور طہارت حاصل ہے لیکن مسلمان کے گھر کو خدائی قانون نے ایک قلعہ کی صورت دیدی ہے اور قرآن کریم نے نہایت واضح الفاظ میں یہ حکم دیا ہے کہ کسی کے گھر بغیر گھر والے کی اجازت کے کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا۔ پس انگریز کے گھر کو اگر کوئی خوبی حاصل ہے تو صرف رسم و رواج کی وجہ سے لیکن مسلمان کے گھر کو خدائی قانون اور ایک دینی حکم کی وجہ سے پاکیزگی اور طہارت حاصل ہے۔ بہر حال

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے جب فرما دیا کہ وہ میرے گھر میں نہ آیا کرے تو اب اس بھانجے کی یہ طاقت نہیں تھی کہ وہ اندر آ سکے۔ کیونکہ قرآن کریم کا حکم اس کے سامنے تھا کہ انسان کسی کے گھر اس کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک ہی بات کہہ سکتا تھا کہ مجھے اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چونکہ فرما دیا تھا کہ میں تمہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دیتی آپ بعد میں بھی یہی فرماتی تھیں کہ تمہیں آنے کی اجازت نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس بھانجے کی آمد و رفت اپنی خالہ کے ہاں بند ہو گئی۔ اگر یہ بات صرف دنیوی حد تک محدود ہوتی تب بھی بھانجے پر اپنی خالہ کی ناراضگی سخت گراں گذرتی مگر یہاں صرف دنیوی بات نہیں تھی بلکہ خالہ وہ تھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیوی تھیں اور جن سے ملاقات کرنے اور دعائیں لینے میں

سراسر برکت اور رحمت

تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بھانجے پر یہ بات بہت گراں گذری اور وہ دن رات بہت غمگین رہنے لگا صحابہ کرامؓ نے جب دیکھا کہ اس نوجوان کی حالت خراب ہو رہی ہے تو انہوں نے کوشش کی کہ کسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معاف فرما دیں۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور سب سے پہلے یہ معلوم کیا کہ خالہ اور بھانجے کے ملنے میں دقت کیا ہے۔ انہیں معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ اسے اپنے ہاں آنے کی اجازت نہیں دیتیں اور چونکہ کوئی شخص بغیر اجازت کے کسی کے گھر نہیں جا سکتا اس لئے یہ براہ راست خالہ سے معافی نہیں مانگ سکتا۔ اس پر صحابہؓ نے فیصلہ کیا کہ چلو کسی دن ہم بہت سے دوست مل کر جاتے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی درخواست کرتے ہیں۔ اس نوجوان کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ جب سب کو اندر آنے کی اجازت ملی تو ہمارے ساتھ اس کو بھی اجازت مل جائے گی۔ اور پھر یہ براہ راست اپنی خالہ سے معافی مانگ لے گا۔ چنانچہ بہت سے صحابہؓ جن میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ بھی تھے اکٹھے ہوئے۔ ابن زبیر کو انہوں نے اپنے ساتھ لیا اور

حضرت عائشہؓ کے دروازہ پر

جا کر کہا کہ ہم ام المومنین کی خدمت میں آپ سے کچھ بات کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کون ہیں۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے عرض کیا۔ عبد الرحمٰن بن عوف اور ساتھ کچھ اور صحابہ۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نہایت ہی محبوب صحابہؓ میں سے تھے۔ جب حضرت عائشہؓ نے سنا کہ عبد الرحمٰن بن عوف اور ان کے ساتھ کچھ اور صحابہ مل کر آئے ہیں تو انہوں نے پردہ لٹکایا آپ ایک طرف بیٹھ گئیں۔ اور حکم دیا کہ اندر آجاؤ۔ حضرت عائشہؓ کو پتہ نہیں تھا کہ اس ہجوم میں

ابن زبیر

بھی شامل ہے۔ (یہ عبد اللہ بن زبیر مشہور صحابی نہیں تھے ان کے بھائی تھے) جب اور صحابہ کو اندر آنے کی اجازت مل گئی تو چونکہ ابن زبیر بھی ان کے ساتھ ہی تھے اس لئے ان کے لئے کسی علیحدہ اجازت کی ضرورت نہ رہی اور وہ بھی اندر آگئے صحابہؓ تو ایک طرف بیٹھ گئے اور ابن زبیر اندر جا کر اپنی خالہ سے چمٹ گئے اور رونے لگے۔ اور اصرار کرنے لگے کہ مجھے معاف کر دیا جائے۔ خالہ آخر خالہ ہی تھیں۔ صحابہؓ نے بھی باہر سے عرض کیا کہ ہم اسی سفارش کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اسے معاف کر دیا جائے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں معاف تو کر دیتی ہوں مگر میں نے جب یہ عہد کیا تھا کہ میں اپنے بھانجے کو آئندہ اپنے گھر آنے کی اجازت نہیں دوں گی تو میرے دل میں یہ خیال بھی گذرا تھا کہ آخر یہ میرا بھانجا ہے اور لوگوں نے اس کے متعلق میرے پاس سفارشیں بھی کرنی ہیں شاید کسی وقت مجھے

معاف ہی کرنا پڑے

اس لئے میں نے ساتھ ہی یہ عہد بھی کیا تھا کہ اگر میں نے اسے معاف کیا تو اس کے بعد میں اپنی قسم کے کفارہ کے طور پر کچھ صدقہ دیدوں گی مگر میں نے "کچھ" کا لفظ کہا تھا صدقہ کی تعیین نہیں کی تھی کہ وہ کتنا ہوگا۔ اور چونکہ دل میں شبہ رہ سکتا ہے کہ ممکن ہے ابھی پورا صدقہ ادا نہ ہوا ہو اس لئے میں اسے معاف تو کر دیتی ہوں مگر آئندہ جو مال بھی میرے پاس آیا کرے گا میں وہ صدقہ کر دیا کروں گی۔ اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بات بھی پوری کر لی اور اسے بھی معاف کر دیا۔ اس بھانجے کو آخر یہی اعتراض تھا کہ خالہ روپیہ جمع نہیں کرتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اچھا میں معاف تو کرتی ہوں مگر آئندہ کوئی روپیہ اپنے پاس جمع نہیں کروں گی جو کچھ آئے گا صدقہ و خیرات کر دیا کروں گی۔

یہ واقعہ جس سبق کی طرف توجہ دلانے کے لئے میں نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے ایک جدت اختیار کی کہ وہ حضرت عائشہؓ کے بھانجے کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اور ان سے عرض کیا کہ ہم کچھ لوگ اندر آنا چاہتے ہیں اور اس "ہم" میں ایک مجرم بھی شامل ہو گیا اور اسے اندر آنے کی اجازت مل گئی۔ اسی طرح

نماز میں

جب کوئی اکیلا شخص کھڑا ہوتا ہے اور وہ مجرم ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے جاؤ اور اس کی نماز رد کر دو۔ اس مجرم کی نماز ہم نے کیا کرنی ہے۔ اسی طرح ایک کمزور انسان بھی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ ایک غافل انسان بھی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے مگر اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے اس انسان کی مردہ نماز کو ہم نے کیا کرنا ہے جاؤ اور اس نماز کو رد کر دو۔ لیکن جب نماز باجماعت میں سب لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو ان میں ایک مجرم کی آواز بھی اٹھ رہی ہوتی ہے ایک غافل کی آواز بھی اٹھ رہی ہوتی ہے۔ ایک ناقص دعا کرنے والے کی آواز بھی اٹھ رہی ہوتی ہے۔ اور کامل توجہ اور گریہ و زاری کے ساتھ دعا کرنے والوں کی آواز بھی اللہ تعالےٰ کے حضور اٹھ رہی ہوتی ہے جنہوں نے آسمان کو سر پر اٹھایا ہوا ہوتا ہے اور جو اپنی زاری اور اپنے گریہ سے

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازہ

کو کھٹکھٹا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کامل توجہ اور انہماک سے دعا کرنے والوں کے ساتھ ایک غافل، ایک کمزور اور ایک مجرم کی آواز بھی سُنی جاتی ہے۔ کیونکہ اس وقت خدا تعالےٰ کے حضور ایک جماعت کی آواز پیش ہو رہی ہوتی ہے۔ اس وقت کوئی انفرادی آواز نہیں ہوتی بلکہ صرف جماعتی آواز ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے شریعت نے حکم دیا ہے کہ جب نماز ہو رہی ہو تو کسی شخص کو ادھر اُدھر دیکھنے یا بولنے کی اجازت نہیں کیونکہ اس وقت خدا تعالےٰ کے سامنے ایک جماعت کے متعدد افراد "ہم" کہہ کہہ کر اپنی عرضداشت پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے

سیدھا راستہ

طلب کرتے ہیں۔ ہم تجھ سے انبیاء والے انعامات مانگتے ہیں۔ جب وہ "ہم" خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہوتا ہے تو جس طرح حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ اور ان کے ساتھیوں کا لفظ "ہم" حضرت عائشہؓ کے ہاں ابن زبیر کو بھی اپنے ساتھ لے گیا اسی طرح خدا تعالےٰ کے مخلص اور مقرب اور محبوب بندوں میں ہم کمزوروں کی دعائیں بھی اپنے ساتھ لے جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ ان کی دعاؤں کو رد نہیں کرتا بلکہ قبول کر لیتا ہے۔ کیونکہ اس نے ہم کو یا بالفاظ دیگر اجتماعی دعا کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پس نماز باجماعت نے ہم کو یہ سبق دیا ہے کہ متفقہ آواز اور متحدہ دعا اپنے ساتھ بعض زائد برکتیں رکھتی ہے۔ یہی سبق ہم کو حج میں بھی ملتا ہے۔ عمرہ ایک ویسی ہی عبادت ہے جیسے انفرادی نماز۔ لیکن مکہ کا حج ایسا ہے جیسے نماز باجماعت۔ اور حج میں جو برکات ہیں وہ عمرہ میں نہیں۔ انہی باتوں کو دیکھتے ہوئے میں نے مناسب سمجھا کہ ہم

ربوہ کا افتتاح

جلسہ سالانہ سے کریں۔ اور خدا تعالےٰ سے اس مقام کے بابرکت ہونے کے لئے متحدہ طور پر دعائیں کریں۔ بے شک۔ ان شامل ہونے والوں میں غافل بھی ہوں گے سُست بھی ہوں گے۔ کمزور بھی ہوں گے۔ لیکن ان لوگوں میں چُست بھی ہوں گے مخلص بھی ہوں گے سلسلہ کے فدا کار اور جاں نثار بھی ہوں گے اور اللہ تعالےٰ کے مقرب بھی ہوں گے ان چستوں اور فداکاروں کی آواز کے ساتھ جب کمزوروں اور ناقص دعا کرنے والوں کی آواز خدا تعالےٰ کے سامنے "ہم" کہتے ہوئے پہنچے گی تو یقیناً اس "ہم" میں جو برکت ہوگی وہ صرف چند افراد کے وہاں جا بسنے سے نہیں ہو سکتی پس بجائے اس کے کہ ربوہ کا کوئی افتتاح نہ کیا جاتا اور بجائے اس کے کہ چند افراد جو وہاں بس رہے ہیں انہی کا لب...

ربوہ کے افتتاح کیلئے

کافی سمجھ لیا جاتا میں نے چاہا کہ ہمارا اس سال کا سالانہ جلسہ ربوہ میں ہو۔ تاکہ جب ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار افراد اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئیں تو ہمارا جلسہ بھی ہو جائے اور اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور ایک بہت بڑی تعداد میں اکٹھے ہو کر ہم متحدہ طور پر دعائیں کریں کہ وہ اس مقام کو احمدیت کے لئے بابرکت کرے اور اسے اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا ایک زبردست مرکز بنا دے۔ میں جانتا ہوں کہ منتظمین کو

تکلیف ہوگی اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ شاید یہیں پورا سامان بھی وہاں میسر نہ آ سکے۔ یہاں اگر کسی چیز کی ضرورت محسوس ہو تو فوری طور پر مہیا ہو سکتی ہے لیکن وہاں ایسا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً لاہور میں سینکڑوں باورچیوں کی دوکانیں ہیں۔ اگر کسی وقت کھانا کم ہو جائے اور دو تین سو افراد کو کھانا مہیا کرنے کی ڈیوٹی ہم پر لگا دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں دو تین گھنٹہ میں دس پندرہ ہزار آدمی کا کھانا آسانی سے مہیا ہو سکتا ہے۔ لیکن جو مقصد میرے سامنے ہے وہ اس رنگ میں پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ لاہور کی بجائے ربوہ میں اس جلسہ کا انعقاد کیا جائے۔ باقی رہا

تکلیف کا سوال

سو یہ بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس وادی غیر ذی زرع میں جس میں شور پانی نکلتا ہے۔ اس وادی غیر ذی زرع میں جس میں چالیس چالیس پچاس پچاس میل تک کھیتی کا کہیں نشان تک نظر نہیں آتا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک۔ لوگ بڑے بڑے وسیع جنگلوں میں سے گذرتے ہوئے۔ ایسے جنگلوں میں سے جو صرف درندوں کے مسکن تھے ایسے جنگلوں میں سے جہاں بعض دفعہ سو سو میل تک پانی کا ایک قطرہ تک میسر نہیں آتا تھا پیدل یا اونٹنیوں پر سوار اپنے مشکیزوں میں پانی اٹھائے حج کے لئے دوڑتے چلے آتے تھے اور دنوں نہیں۔ مہینوں نہیں۔ سالوں نہیں۔ صدیوں نہیں ہزاروں سال تک وہ برابر ایسا کرتے چلے گئے۔

ہماری جماعت کو

ایسا بے ہمت تو نہیں ہونا چاہئے کہ اگر صرف ایک دفعہ انہیں یہ کام کرنا پڑے تو وہ گھبراہٹ کا اظہار کرنے لگ جائیں۔ اس صورت میں بھی تم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکو گے کہ عرب کے قبل از اسلام لوگوں نے جو کام دو ہزار چار سو دفعہ کیا وہ ہم نے بھی ایک دفعہ کر لیا۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا زمانہ ۲۴ سو سے کم ۲۴ سو سال تک کا ہے اور ہر سال حج ہوتا ہے اس لئے اگر صرف حج کو ہی لے لیا جائے عمرہ کو جانے دیا جائے تو ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ چوبیس۲۴ سو دفعہ یہ کام ان لوگوں نے کیا۔ حالانکہ ان لوگوں میں سے اکثر وہ تھے جو زمانہ نبوت سے بہت دور تھے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی ابتدائی چند نسلوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو مستثنیٰ کرتے ہوئے درمیان میں صرف کفر اور تاریکی اور بے دینی کا زمانہ تھا۔ اس کفر کے زمانہ میں اس تاریکی کے زمانہ میں اس بے دینی اور الحاد کے زمانہ میں جو کام انہوں نے ۲۴ سو دفعہ کیا بلکہ اگر عمرے بھی شامل کر لئے جائیں تو جو کام انہوں نے ۲۴ ہزار دفعہ کیا۔ ہمیں اگر ویسا ہی کام صرف ایک دفعہ کرنا پڑے تو ہمارے نفسوں پر کسی قسم بوجھ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہمیں

خوش ہونا چاہیئے

کہ ہم بھی ہو سکا کر شہیدوں میں مل گئے۔ اللہ تعالےٰ کی اپنے ہر کام میں حکمتیں ہوتی ہیں اور اس کی حکمتیں نہایت وسیع ہیں۔ دنیا ان چیزوں کو نہیں دیکھتی جن کو خدا دیکھ رہا ہوتا ہے یا جن کو خدا کے دائیں سے اس کے فرشتے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ بہت بیج دنیا میں بوئے جاتے ہیں مگر ان بیجوں کے اچھا ہونے کے باوجود۔ زمینوں کے اچھا ہونے کے باوجود۔ نگرانی اور دیکھ بھال کے اچھا ہونے کے باوجود

الٰہی مصلحت

اور الٰہی تدبیر ان بیجوں کو نہ اُگنے دیتی ہے نہ بڑھنے دیتی ہے نہ پھل پیدا کرنے دیتی ہے مگر کئی بیج دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو سنگلاخ زمینوں اور شور بیابانوں میں بوئے جاتے ہیں۔ ان کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ان کی نگرانی کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ان کو پانی دینے والا کوئی نہیں ہوتا مگر خدا تعالےٰ کی مصلحتیں اور اس کی تقدیر ان بیجوں کو بڑھاتے بڑھاتے بہت بڑے درختوں کی صورت میں بدل دیتی ہے۔ ایسے بڑے درخت کہ ہزاروں ہزار لوگ ان کے پھل کھاتے اور ان کے آرام دہ سایہ میں ہزاروں سال تک پناہ حاصل کرتے ہیں۔ خدا کے کام خدا ہی جانتا ہے۔ انسانی عقلیں اور تدبیریں خدا تعالےٰ کی مصلحتوں اور تدبیروں پر حاوی نہیں ہو سکتیں۔ ہم بھی کوشش کر رہے ہیں کہ

ایک شور زمین میں

اپنا مرکز بنائیں۔

عرش پر بیٹھنے والا خدا اور آسمان پر رہنے والے فرشتے ہی جانتے ہیں کہ ہماری اس ناچیز حقیر اور کمزور جدوجہد کا نتیجہ کیا نکلنے والا ہے۔ ہمارے لئے مشکلات بھی ہیں۔ ہمارے راستہ میں روکیں بھی ہیں۔ ہمارے سامنے دشمنیاں اور عداوتیں بھی ہیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور انسانی عقل اور انسانی تدبیر آخر بیکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ بلکہ ہم سمجھتے اور یقین ہی نہیں رکھتے ہم

اپنی روحانی آنکھوں سے

وہ چیز دیکھ رہے ہیں جو دنیا کو نظر نہیں آتی۔ ہم اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں۔ ہم مشکلات کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے رستے میں حائل ہیں۔ ہم مخالفت کے ان آثار چڑھاؤ کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے سامنے آنیوالا ہے ہم ان فتنوں اور غارتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پیش آنیوالے ہیں۔ ہم ان بحرانوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہماری جماعت کو ایک دن پیش آنیوالے ہیں۔ ہم ان جسمانی اور مالی اور سیاسی مشکلات کو بھی دیکھتے ہیں جو ہمارے سامنے رونما ہونے والی ہیں۔ مگر ان سب دھندلکوں میں سے پار ہوتی ہوئی اور ان سب تاریکیوں کے پیچھے ہماری نگاہ اس

اونچے اور بلند تر جھنڈے

کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی۔ یہ جھنڈا خدا کا ہوگا۔ یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔ یہ جھنڈا احمدیت کا ہوگا۔ اور یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا۔ بے شک دنیوی مصائب کے وقت کئی اپنے بھی یہ کہہ اٹھیں گے کہ ہم نے کیا سمجھا تھا اور کیا ہو گیا۔ مگر یہ سب چیزیں مٹتی چلی جائیں گی مٹتی چلی جائیں گی۔ آسمان کا نور ظاہر ہوتا چلا جائے گا۔ اور زمین کی تاریکی دور ہوتی چلی جائے گی۔ اور آخر وہی ہوگا جو خدا نے چاہا۔ وہ نہیں ہوگا جو دنیا نے چاہا :

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے چند سوالات کے جواب

ایک دوست نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بعض استفسارات کئے تھے جو جواب حضور نے ارشاد فرمائے افادۂ عام کیلئے شائع کئے جاتے ہیں۔

سوال ۱ :۔ باوجود متعدد و صریح احکام الٰہی آیات قرآن کریم و احادیث حضور کہ خدا کے بعد والدین کے حقوق اولاد پر فرض ہیں۔ اکثر بزرگ فرماتے ہیں کہ اولاد پر والدین کے کوئی حقوق نہیں اگر اولاد والدین پر کچھ احسان کرے تو اس کی سعادت مندی ہے ورنہ خدا کی طرف سے کوئی مواخذہ نہیں ؟

جواب ۱ :۔ "یقیناً فرض ہے اور ان کی حاجت کے وقت ان کی خبر نہ رکھنے والا یقیناً گنہ گار ہے"

سوال ۲ :۔ جس طرح والدین کے ذمہ اولاد کی پرورش فرض یعنی بطور قرض ہے کیا اسی طرح اولاد کے ذمہ والدین کی پرورش فرض یعنی بطور قرض نہیں ؟

جواب ۲ :۔ "فرض قرض تو میں جانتا نہیں اولاد پر اپنے والدین کی مناسب امداد یقیناً فرض ہے"

سوال ۳ :۔ فرض اور قرض میں کیا فرق ہے ؟

جواب ۳ :۔ "اس اصطلاح کو میں نہیں جانتا"

سوال ۴ :۔ کیا والدین کے حقوق حقوق العباد کے ضمن میں نہیں آتے ؟

جواب ۴ :۔ "حقوق العباد میں سب سے پہلے آتے ہیں"

سوال ۵ :۔ شرک اور حقوق العباد خدا کسی صورت میں نہ بخشے گا۔ کیا نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے نہ ادا کرنے کے گناہ عظیم تر بھی کو خدا اپنی رحمت بے کنار سے بخش دے گا ؟

جواب ۵ :۔ "یہ گناہ بخشے جا سکتے ہیں۔ شرک کبھی نہ بخشا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ مرنے سے پہلے توبہ کر چکا ہو"

سوال ۶ :۔ فرض اور مستحب میں کیا فرق ہے ؟

جواب ۶ :۔ "فرض وہ جس کا ترک اسلام سے بہت دور پھینک دیتا ہے۔ واجب وہ ہے جس کا ترک کرنا گناہ گار بناتا ہے۔ مستحب وہ جس کا ترک گنہ گار نہیں بناتا روحانی ترقی میں روک بن جاتا ہے"

سوال ۷ :۔ احسان کے معنے کیا ہیں ؟

جواب ۷ :۔ "احسان یہ ہے کہ اسے خدا تعالیٰ نظر آئے یا کم سے کم اسے یہ محسوس ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے"۔

پولیس افسر صاحب چنیوٹ

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ گذشتہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو منعقد ہوا۔ جلسہ سے قبل مخالفین سلسلہ کی طرف سے اشتعال انگیز اشتہارات شائع ہوئے۔ اور بعض عاقبت نااندیش نوجوانوں نے امن سوز حرکات کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن سب انسپکٹر صاحب چنیوٹ چوہدری صالح محمد خانصاحب نے نہایت دانشمندی ہوشیاری قابلیت اور حسن تدبر سے ایسا موثر انتظام کیا کہ کسی قسم کا فتنہ و فساد نہ صرف رونما ہی نہ ہوا بلکہ فضا کو جو مکدر ہو چکی تھی اسے پر امن بنا دیا۔ اس قسم کے پولیس افسران کا وجود مملکت پاکستان کے لئے باعث فخر ہے۔

ہم چوہدری صالح محمد خانصاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنے فرض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی اور دانشمندی کے ساتھ سرانجام دیا۔ ہم صاحب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس اور ضلع جھنگ کے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو مبارکباد دیتے ہیں جن کی تربیت نے چوہدری صالح محمد خانصاحب جیسے پولیس افسر پیدا کئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر خود بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں انہوں نے بروقت تمام معاملہ کو نہایت قابلیت سے بھانپ کر مناسب ہدایات دیکر فرض شناسی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

درخواست دعاء

عزیز عبد الباسط جاوید ابن ملک عبد الرحمٰن صاحب سنٹرل فلور ملز قصور لاہور عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ باوجود ہر قسم کے علاج کے ابھی تک افاقہ نہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بارگاہ ایزدی میں عزیز مذکور کی صحت کاملہ کیلئے عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں۔

خادم ماسٹر عطا محمد احمدی قصور

شانِ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم)

ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین

(۵)

(از قلم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ لاہور ستمبر ۱۹۲۸ء)

"خاتم"

اگر آپ غور فرمائیں گے۔ تو آپ پر ثابت ہو جائے گا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دونوں قسم کی خوبیاں اور دونوں قسم کی شانیں یعنی ذاتی خوبی میں بھی سب خوبیوں کا جامع اور افاضی اور فیض رسانی کی خوبی میں بھی یکتا اور بے مثال) اگر کسی مختصر سے مختصر اور جامع سے جامع لفظ سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ تو وہ لفظ خاتم یعنی مہر ہی ہے۔ جو مختصر اور دونوں قسم کی شانوں کے پورے مفہوم پر حاوی لفظ ہے تو ابھی تک ہے بلا (لوظ)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم ذات محمد میں بھی بیشک دونوں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ مگر اس کا رنگ دوسرا ہے۔ جیسا کہ میں نے اپنے ٹریکٹ شان محمدؐ میں بیان کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرنے کے لئے اور بھی قرآن کریم نے کئی لفظ استعمال فرمائے ہیں۔ مگر کوئی ذاتی خوبی بتا رہا ہو گا۔ اور کوئی افاضی مگر دونوں خوبیوں کا جامع یہی لفظ خاتم یعنی مہر ہی ہے کیونکہ مہر میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اپنے اندر کچھ نقوش رکھتی ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ نقوش دوسرے میں منتقل کرنے کے لئے ہی اس میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ اس کے سوا مہر کے اور کوئی معنی ہی نہیں۔ کیونکہ دنیا میں مہر بنانے کی صرف ایک ہی غرض ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کے ذریعے دوسری چیز میں وہ نقوش پیدا کئے جائیں جو اس کے اندر ہیں۔ مہر کے ان معنوں اور مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں کی مہر کس قدر آپ کی شان کو ظاہر کرنے والے اور آپ کے اوصاف حمیدہ کو نمایاں کرنے والے الفاظ ہیں۔ اب رہا یہ امر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مہر کے نقوش کی طرح وہ کیا روحانی نقوش ہیں۔ جو آپ کے متبعین میں منتقل ہو سکتے ہیں؟

سو میرے ساتھ ہر مسلمان یقیناً اتفاق کرے گا۔ کہ آپ کی ذات والا صفات میں ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی مقام پایا جاتا تھا۔ کیا یہ درست نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باکمال انسان تھے۔ باکمال عالم تھے۔ باکمال مفسر تھے۔ باکمال صالح تھے۔ باکمال ولی تھے باکمال غوث تھے باکمال قطب تھے۔ باکمال مومن تھے۔ باکمال مسلم تھے۔ باکمال شہید تھے۔ باکمال صدیق تھے۔ باکمال نبی تھے۔ اسی بات کو آپ خواہ یوں کہہ لیجئے۔ کہ ہر روحانی کمال آپ میں انتہائی طور پر پایا جانے کی وجہ سے آپ سب کمالات روحانیہ کے خاتم تھے۔ آپ خاتم انسانیت بھی تھے۔ خاتم ایمان واسلام بھی تھے۔ خاتم ولایت وصالحیت وشہادت بھی تھے۔ آپ خاتم صدیقیت بھی تھے۔ اور پھر اسی طرح آپ خاتم نبوت بھی تھے۔ مگر قرآن کریم نے اپنی فصاحت بلاغت اور بے مثل کلام ہونے کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام عظیم الشان خوبیوں کے اظہار کے لئے ہر وصف کو الگ الگ بیان کرنے اور ہر روحانی وصف کے ساتھ لفظ خاتم لگانے کی بجائے صرف آپ کو خاتم النبیین کہہ کر آپ کے لئے ایک ہی لفظ ایسا استعمال فرمایا جس میں نہ صرف یہ کہ سارے صالح سے لیکر صدیق تک کے درجات روحانیہ لازمی طور پر شامل ہوتے ہیں۔ بلکہ اس میں کل انبیاء کے درجات بھی آجاتے ہیں کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

غرض جب یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہر ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی کمال پایا جاتا ہے۔ تو آپ کے ہر قسم کے کمالوں کو دوسرے میں منتقل کرنے کے لئے جو بہتر سے بہتر لفظ ہو سکتا ہے۔ وہ چونکہ خاتم یعنی مہر ہی ہے اس لئے آنحضرت کو خاتم کہا گیا۔ اور خاتم بھی النبیین کا جس سے اس کے سوا اور کوئی معنے ہی نہیں بنتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جن صفات روحانیہ کے جامع ہیں۔ ان صفات کو آپ مہر کی طرح دوسرے میں منتقل کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ چنانچہ ان دونوں حقیقتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک طرف تو فرماتے ہیں ؎

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

اس بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کی طرف نمایاں طور پر اشارہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم ہر ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی وصف کے جامع ہیں۔ یا بالفاظ دیگر آنحضرت ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی کمال مہر کی طرح منقوش ہیں پھر ان کمالات کو دوسرے میں مہر کی طرح منتقل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

عہد مہر نوازی یوسف بہم دوری چاہ ذقن
والی مسیح ناصری از دم درج شد بیشمار

. . . .

لطیفہ:- ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ میں تبلیغی دورہ کے ماتحت ڈیرہ غازیخان کے علاقہ میں گیا۔ سردی کا موسم تھا۔ شام کے وقت ایک کمرے میں بیٹھے تبلیغی گفتگو کر رہے تھے۔ درمیان میں لکڑیاں جل رہی تھیں۔ یہی مسئلہ ختم نبوت زیر بحث تھا۔ جب میرا مخاطب کچھ کج بحثی کی طرف مائل ہوا۔ تو میں نے بات کا رخ بدل کر اپنے مخاطب سے پوچھا۔ یہ کونسی لکڑی ہے۔ اور وہ کونسی۔ وہ بتاتا گیا کہ اس کا نام فلاں ہے اور فلاں کا فلاں نام ہے۔ میں نے کہا کہ کیا سب یکساں جلتی ہیں۔ اس نے کہا مولوی صاحب جلنے کو تو سب لکڑیاں ہی جلتی ہیں مگر یہ لکڑی دکڑی ہاتھ میں پکڑ کر کہا) بس اس پر تو جلنا ختم ہے۔ میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا کیوں جی اس لکڑی پر جلنا اس طرح ختم ہے نا۔ جس طرح آنحضرت پر نبوت ختم ہے۔ اس پر حاضرین خوب ہنسے اور میرے مخاطب نے مجھے کہا۔ کہ آپ نے تو مجھے میری ہی بات سے پکڑ لیا۔ یہ مسئلہ تو اب خوب سمجھ میں آگیا۔

وعلیٰ ہذا میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر مسلمان کہلانے والے کا یہ ایمان ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحانی کمال کے انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ جس کے اظہار کے لئے آپ کے لئے لفظ خاتم استعمال کیا گیا اس لحاظ سے آنحضرت کو خاتم ماننے کے یہ معنے بھی ہوں گے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہر روحانی مقام کو پرکھنے کے لئے بطور معیار ہیں۔ اور دوسری طرف یہ کہ صراط مستقیم کا ادنیٰ سے ادنیٰ مقام اور روحانیت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مقام بجز اطاعت ومتابعت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ہرگز ہرگز کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ یعنی کوئی شخص مومن نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ آنحضرت کی اتباع نہ کرے۔ کوئی شخص مسلم نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع نہ ہو۔ کوئی شخص ولائیت۔ غوثیت۔ قطبیت۔ محدثیت۔ مجددیت اور نبوت وغیرہ روحانی مقامات کو اپنی طرف منسوب نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع اور آپ کی امت میں داخل نہ ہو۔ گویا ایک طرف کسی کا علم۔ کسی کی تفسیر۔ کسی کی ولائیت۔ کسی کی شرافت۔ کسی کا ایمان۔ کسی کا اسلام۔ کسی کی صالحیت۔ کسی کی شہادت۔ کسی کی صدیقیت اور نبوت اس وقت مسلم ہو گی۔ جب یہ درجات روحانیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات روحانیہ کے مشابہ اور ہم رنگ ہونگے۔ اور اگر کسی عالم کا علم آنحضرت کے علم کے خلاف ہو تو وہ ہرگز عالم کہلانے کا مستحق نہیں اگر کسی کی تفسیر آنحضرت کی تفسیر کے خلاف ہو تو ایسا شخص ہرگز مفسر کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسی طرح آنحضرت کی ولائیت کے خلاف کسی کی ولائیت۔ صالحیت کے خلاف کسی کی صالحیت آپ کے ایمان وراسلام کے خلاف کسی کا ایمان اور اسلام ہرگز قابل قبول نہیں ہو گا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تمام درجات روحانیہ کے معلوم کرنے کے لئے بطور معیار کے ہیں۔ وہاں آپ بوجہ خاتم ہونے کے یہ بھی ظاہر فرماتے ہیں۔ کہ مذکورہ تمام انعامات آپ کے طفیل اور آپ کی اطاعت سے ملیں گے اور آئندہ اسی کو انعامات روحانیہ میں سے کسی انعام سے نوازا جا سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع اور متبع ہو۔ آپ سے الگ ہو کر یا باہر ہو کر کسی کی کوئی قیمت نہیں۔ کیونکہ مہر نشان پیدا کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

غرض یہ دونوں مفہوم بجز خاتم یعنی مہر اور کسی چیز میں ہرگز نہیں پائے جاتے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ کاغذ کا ایک پرزہ اسی وقت ایک یا پانچ یا دس ہزار کی مالیت کا نوٹ کہلا سکتا ہے۔ جبکہ اس کے نقوش اس مہر کے نقوش کے مطابق اور مشابہ ہوں۔ جو ایک یا پانچ یا دس ہزار روپیہ کا نوٹ بنانے کے لئے بنائی گئی ہو۔ پھر یہ بات سمجھنا کوئی مشکل امر ہے۔ کہ کاغذ کا ایک معمولی پرزہ ہرگز اپنے اندر ایک یا پانچ یا دس ہزار روپیہ کی مالیت کا جوہر پیدا نہیں کر سکتا جب تک وہ پرزہ اپنے آپ کو اس مہر کے نیچے نہ کر دے اور اپنے وجود پر کلیۃً اس مہر کی حکومت تسلیم نہ کر لیوے۔ جو مہر کسی مالیت کو معمولی سے معمولی کاغذ میں منتقل کرنے کے لئے بنائی گئی ہو۔ پس یہ دونوں شانیں اور خوبیاں بجز مہر کے چونکہ اور کسی چیز میں ہرگز نہ پائی جاتی تھیں اس لئے آنحضرت صلعم کے ان دونوں کمالات کی اعلیٰ شان بیان کرنے کے لئے آپ کو خاتم النبیین کے وصف سے متصف فرمایا گیا۔ تو یہ ماننا پڑے گا کہ اب ایمان ہو کہ اسلام۔ ولائیت ہو کہ قطبیت ہو۔ صالحیت ہو کہ شہادت یا صدیقیت ہو کہ نبوت سب اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں بدرجہ اتم جمع ہیں۔ اس لئے آپ ان درجات روحانیہ کے لئے بطور نمونہ اور معیار بھی ہیں۔ اور دوسروں میں منتقل کرنے کا ذریعہ اور آلہ بھی ہیں۔ لہذا اب اسی کو کسی قسم کے روحانی انعامات سے نوازا جا سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو۔ اس کا روحانی درجہ آنحضرت صلعم کے روحانی درجہ کے ہم رنگ اور مشابہ ہو۔ اس کے بغیر کوئی کچھ بھی نہیں اب حضرات کرام! مجھ میں اور بار بار غور کر کے دیکھ لیں۔ آپ پر یہی حقیقت کھلے گی کہ خاتم النبیین کا فقرہ ہی ایک ایسا جامع مانع فقرہ ہو سکتا تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں شانوں کا کمال ثابت کرنے کا متحمل ہو سکتا تھا۔ کیونکہ شان خاتم النبیین ہی ایسی شان ہے۔ جو ایک طرف تو یہ ثابت کرتی ہے۔ کہ آپ جامع جمیع کمالات روحانیہ ہیں۔ اور کوئی کمال روحانیہ آپ کی ذات سے باہر نہیں حتیٰ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے تمام کمالات روحانیہ کے بھی آپ جامع ہیں۔ اور دوسری طرف یہ ثابت کر رہی ہے۔ کہ آپ کی ذات بابرکات انتہائی طور پر فیض رسان ہونے کی وجہ سے اپنی ذاتی خوبیاں۔ ذاتی اوصاف ذاتی کمالات اپنی امت میں حسب متابعت منتقل کرتی رہے گی۔ مہر کہتے ہی ایسی چیز کو ہیں۔ کہ جس کی ذات میں کچھ نقوش پیدا کئے جائیں۔ اور پھر وہ مہر اپنے ذاتی نقوش دوسری چیز میں منتقل کر دے۔ دنیا کی کوئی مہر ہرگز ہرگز اس لئے نہیں بنائی جاتی۔ کہ اس کے نقوش اس کی ذات تک محدود رہیں یہ صرف ایک اسی غرض وغائیت کو مدنظر رکھ کر دنیا کی مہریں بنائی جاتی

ہیں۔ کہ تا ان کے نقوش دوسری اشیاء میں منتقل ہو کر مُہر کی شکل اور مضمون کو ظاہر کریں۔ ان معنوں کی رو سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر ان معنوں کو چھوڑ دیا جائے۔ تو اور کوئی لفظ ایسا نہیں۔ جو آنحضرت کی اس مخصوص شان کو ظاہر کرنے والا ہو۔ جس کے اظہار کی خاطر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔

نوٹ:۔ میں ہمیشہ حیران ہوتا ہوں کہ لوگ اس بحث میں کیوں پڑ جاتے ہیں۔ کہ مہر تصدیق کے لئے ہوتی ہے یا تکذیب کے لئے۔ وہ تحریر کی ابتداء میں ہوتی ہے۔ یا آخر میں۔ کیا یہ ان کو معلوم نہیں کہ یہ بحث تو اس نشان سے متعلق ہو سکتی ہیں۔ جو مہر کسی چیز پر پیدا کرتی ہے۔ مہر کا کام تو صرف اپنے نقوش دوسرے میں منتقل کرنا ہے۔ جب کوئی مہر اپنے نقوش دوسرے پر پیدا کر چکی۔ تو وہ اپنا کام کر چکی۔ اب نشان مہر کا کام ہے۔ کہ وہ کسی چیز کی تصدیق کرے یا تکذیب، وہ تحریر کے اوپر ہو یا نیچے۔ نہ کہ مہر کا کام۔ جو نشان پیدا کرتی ہے۔ کیا کسی نے مہر کو بھی کسی کاغذ یا اور کسی چیز کے ساتھ لٹکتے ہوئے دیکھا ہے۔ نشان مہر تو ہر کوئی دیکھتا ہے۔

ایک دفعہ مودودی صاحب کے ایک فاضل شاگرد سے میری گفتگو ہوئی۔ میں نے اُن سے یہی پوچھا۔ کہ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر کہتے ہیں کہ نشان مہر۔ اس کا جواب اُن کیلئے مشکل سا ہو گیا۔ اگر آنحضرت صلعم کو مہر کہیں۔ تو نشان مہر دوسرا ماننا پڑتا ہے۔ اور اگر نشان مہر کہیں تو خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم نہیں رہتے آخر جب سامعین نے ان کو جواب پر مجبور کیا۔ تو بظاہر اپنا پہلو بچانے کیلئے کہنے لگے کہ آپ نشان مہر ہیں۔ میں نے کہا کہ خدا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم کہتا ہے۔ اور آپ ان کو نشان خاتم کہتے ہیں۔ اگر آپ نشان خاتم ہیں تو خاتم کون ہے اس پر ان کی پیشانی پر پسینہ سا آگیا۔ اور کہنے لگے کہ پھر گفتگو کریں گے۔ پس حق یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم ہیں یعنی نشان پیدا کرنے کا آلہ۔ اور آپ میں چونکہ ہر روحانی کمال پایا جاتا ہے۔ اس لئے آپ اپنی اُمت میں ہر روحانی کمال پیدا کرنے کا آلہ ہیں۔ چاہیئے آپ کی اتباع کرنے والا۔ اور آپ کے فیض سے فیض یافتہ ہونے کا ذرا سا بھی جذبہ رکھنے والا۔

درخواست دُعا

میرا لڑکا عزیز فضل الرحمٰن چند یوم سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن ۔ اتالیق

ہانگ کانگ پولیس کو جدید اسلحہ سے مسلح کیا جائے گا!

ہانگ کانگ ۱۰ مئی:۔ اخبار "نیوز کرانیکل" کے نامہ نگار مقیم ہانگ کانگ نے اطلاع دی ہے کہ چینی دہشت پسندوں کے برپا کردہ فسادات کو روکنے کے لئے پولیس کو عنقریب اشک آور گیس۔ بندوقیں اور خود بخود چلنے والے اسلحہ دیئے جائیں گے بنگلور اور ملایا سے جو دہشت پسند نکالے گئے تھے۔ وہ قابو سے باہر ہو گئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو ہانگ کانگ۔ کولون اور صوبہ کوانٹنگ سے ملحق برطانوی ٹھیکے کے نئے علاقوں میں شناخت کر لیا گیا ہے۔ پولیس کا خیال ہے۔ کہ دو برطانوی پولیس انسپکٹر اور ایک چینی سراغرساں کے حالیہ قتل کی سازش ان ہی دہشت پسندوں نے کی ہے۔

اگلے ہفتہ ہانگ کانگ کی ریلوے ورکشاپ میں کاریگر مسلح گاڑیاں تیار کریں گے۔ جن میں اشک آور گیس کے آلات۔ برین گن بمباری۔ مشین گنیں اور ٹیلیفون سگنل بندوقیں نصب ہوں گی۔ (استار)

ربوہ میں آنیوالے احباب کی اطلاع کیلئے

جو احباب اقامت کی غرض سے ربوہ آنا چاہیں۔ وہ پہلے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ اپنے کنبہ کے افراد سے بھی نام بنام اطلاع دیں۔ اور اجازت حاصل ہونے کے بعد آئیں۔ تاکہ انہیں بعد میں گھر جگہ وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے انہیں تکلیف نہ ہو۔

(ناظر امور عامہ)

اشتہار نمبر آرڈر ۵ رول ۵ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب خان عبد الواحد خان سب جج درجہ اول لائلپور

(۱) جمیلاں دختر عبد المجید سکنہ ریلوے مسلم گارڈی خانہ مسماۃ سکھا مری شہر لائلپور

بنام

(۱) محمد یوسف۔ (۲) محمد امین (۳) محمد اشرف (۴) شہادت (۵) امیر جان۔ تاج رفیع، اختر تاج رحمٰن مسماۃ بتول۔ اللہ رکھی۔ رحمان

دعویٰ دخلیابی

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم مسمی رحمان ساکن شہر لاہور بازار مصری شاہ پر معمولی طریقے سے تعمیل ہونی محال ہے۔ لہٰذا مدعا علیہ مذکورہ بالا کو بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۹-۶-۴۹ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ اس کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائیگی

۴۹-۶-۲۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

عرب پناہ گزینوں کا مسئلہ سمجھوتے میں روک بنا ہوا ہے

لوزان ۱۰ مئی - اسٹار کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ عرب اور اسرائیلی وفود کے ساتھ اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن کی ابتدائی گفت و شنید میں یہ سوال طے ہوا ہے کہ آیا لوزان کانفرنس مکمل طور پر ایک امن کانفرنس کی شکل اختیار کرلے گی یا پھر عارضی صلح کے حد کی گفت و شنید کی نوعیت بھی برقرار رکھے گی۔

کمیشن کی کامیابی کا دارومدار پناہ گزینوں کے مسئلہ سے متعلق اس کے طرز عمل پر ہے اور اس مسئلہ کا حل آسانی سے معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیشن کے سامنے ایک اسکیم ہے جسے وہ مناسب وقت آنے پر پیش کرے گا۔

کمیشن کے ممبروں کو یقین ہے کہ اگر ایک مرتبہ پناہ گزینوں کے متعلق متضاد نظریات میں مفاہمت ہوگئی تو سرحدوں اور بیت المقدس کے سوالوں کا آسانی سے تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔

ہانگ کانگ پر بھی حملہ کا خطرہ ہوگیا

لنڈن ۱۰ مئی - یہاں کے فوجی مبصروں کی رائے ہے کہ فضائی مستقر اور پانی کی بہم رسانی کو محفوظ رکھنے اور جزیرہ کو توپ خانہ کی مار سے بچانے کے لئے ہانگ کانگ کے گیریژن کو ایک بڑے حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے جزیرہ چھوڑ کر بر اعظم پر اپنا اڈہ جمانا چاہئے۔ اندازہ ہے کہ اس مقصد کے لئے کم از کم ایک ڈویژن فوج کی ضرورت ہوگی۔ (اسٹار)

عرب پناہ گزینوں کی زبوں حالی

عمان ۱۰ مئی اطلاع مظہر ہے کہ ۲۰ ہزار عرب پناہ گزین ملیریا کا شکار ہوئے ہیں۔ ۱۰ ہزار پناہ گزین جلد ہی اس علاقہ سے کوہستانی علاقہ میں منتقل ہو جائیں گے

رملہ کے علاقہ میں پناہ گزینوں کو غذا اور دوا کی قلت محسوس ہو رہی ہے۔ چونکہ کئی دن سے غذا موصول نہیں ہوئی ہے اس لئے پناہ گزیں خاندانوں کو جن میں بچے بھی شامل ہیں۔ جڑیں اور گھاس کھاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ (اسٹار)

پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین کی امداد

کراچی ۱۰ مئی - پاکستان پی۔ ڈبلیو ڈی کے ملازمین کی یونین کے جائنٹ سیکرٹری سید شبیر احمد نے اخباروں کو ایک بیان دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین کی حالت بہتر بنائے جنہیں اس وقت اخراجات زندگی کی زیادتی کی وجہ سے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں بہترین اقدام تنخواہ کمیشن کی سفارشات کو بلا کسی تبدیلی کے فوری طور پر عملی جامہ پہنانا ہوگا۔

انہوں نے ملازموں سے بھی اپیل کی کہ وہ ان لوگوں کے کہنے میں نہ آئیں۔ جن کا مقصد یونینوں میں انتشار پھیلانا ہے۔ (اسٹار)

یونان کی باغی حکومت کے نمائندہ کی گرفتاری

ایتھنز ۱۰ مئی۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ یونانی فوج نے یونان کے کمیونسٹ باغیوں کی حکومت کے نمائندہ کو گرفتار کرلیا ہے۔ موسم سرما کی لڑائی میں جو ۲۵۰ چھاپہ مار ہلاک ہوئے تھے۔ ان کی نعشیں پگھلتی ہوئی برف میں دبی ہوئی پائی گئیں۔

سرحدی علاقوں کے ماسوا البانیہ میں کثیر تعداد میں چھاپہ مار جمع ہو رہے ہیں۔ خفیہ پولیس کے افسروں کو یقین ہے کہ اس وقت ۳۰ ہزار چھاپہ مار یونان میں ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چھاپہ مار ایک حکومتوں میں سے بھرتی کئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

کمیونسٹوں کے فتنے کو ختم کرنے کے لئے

حکومت اور عوام کی متحدہ کوشش

بمبئی ۱۰ مئی - بمبئی جیل کے تین سو کمیونسٹوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ ان سے ہمدردی رکھنے والی بعض جماعتوں نے بھی آج کام نہ کیا۔ بمبئی کے ہیر منسٹر نے ان مزدوروں کے کام چھوڑنے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ مزدور کام چھوڑنے میں حق بجانب نہیں ہیں۔ لیکن حکومت صورت حالات کی ہر بڑی گت کا مقابلہ کرے گی۔ عوام کے کامل تعاون کی ضرورت ہے۔ نظر بندوں کی بھوک ہڑتال کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے وظیفہ مانگتے ہیں اور جیل میں اپنے لئے بعض اہم سہولتیں۔ آپ نے کہا جب تک حکومت اور عوام مل کر اس فتنہ کا مقابلہ نہ کریں گے یہ خرخشہ ختم نہ ہوگا۔

مسلم لیگ کے مشورہ سے عوام کے نمائندوں کو گورنر کا مشیر مقرر کیا جائے

خائن اور بد دیانت عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانا نہایت ضروری ہے (ولایت علی خاں)

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۰ مئی۔ صوبہ پنجاب مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ولایت علی خاں نے آج اخبار نویسوں کی ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے دفعہ ۹۲ الف کی غیر ذمہ دارانہ نوعیت کو ختم کرنے کے لئے مطالبہ کیا کہ مسلم لیگ کے مشورے سے اہل اور عوام کا اعتماد رکھنے والے اصحاب کو گورنر کا مشیر مقرر کیا جائے۔ اور یہ مشیر نگران حکومت کے فرائض سرانجام دیں۔

تقریر کے ابتداء میں آپ نے فرمایا میں اس امر کی وضاحت کر دیتا ہوں کہ صوبہ مسلم لیگ تمام سرکاری ملازمتوں کو جلد از جلد غیر ملکی عناصر سے پاک کرنے کی قائل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مرکزی حکومت کا بھی یہی نظریہ ہے جس کا وقتاً فوقتاً اظہار کیا جاتا رہا ہے لیکن اس مسئلہ کو حل کرتے وقت ذاتیات کو درمیان میں نہ لانا چاہئے۔ ہر شخص کو معلوم ہے صوبہ میں سیاسی حالات اور نظم و نسق اس درجہ ابتر ہو چکے تھے کہ دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کا عام طور پر خیر مقدم کیا گیا۔ حالانکہ یہ ایک رجعت پسندانہ اور غیر جمہوری اقدام تھا۔ تاہم موجودہ حالات میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ صوبہ میں حقیقی جمہوری اساس پر جلد سے جلد عام انتخابات کرائے جائیں اور موجودہ انتخاب میں وہ تبدیلیاں کرائی جائیں۔ جن کی صوبہ مسلم لیگ نے انتخابی تحقیقاتی کمیٹی کے سوالنامے کے جواب میں سفارش کی ہے۔ دفعہ ۹۲ (الف) کو صرف عارضی مداوا کی حیثیت سے گوارا کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں اس دفعہ کو چھوٹے سے چھوٹا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیئے۔ اور اس عہدہ کی غیر ذمہ دارانہ نوعیت کو ختم کرنے کیلئے ہمیں گورنر کے مشیروں کے تقرر کا مطالبہ کرنا چاہیئے جو نگران حکومت کے فرائض سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ دفعہ ۹۲ (الف) کی لازمی برائیوں کو سامنے لایا جائے اور ان کے تدارک کی تدابیر سوچی جائیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ایک اور پہلو بھی ہے جسے ہم نے کلیتہً نظر انداز کر دیا ہے۔ مرکزی حکومت نے جب دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کا اعلان کیا تو اس نے کچھ ذمہ داریاں بھی قبول کی تھیں۔ صوبہ کی حکومت اور مجلس قانون ساز کے ارکان پر الزامات عاید کرنے کے بعد مرکزی حکومت کی ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئیں۔ اندریں حالات حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان مبہم الزامات کی وضاحت کرے اور ان عناصر کو قرار واقعی سزا دے جن کی بد اعمالیوں کی وجہ سے صوبہ پر یہ سیاسی افتاد پڑی۔ ضروری ہے کہ مرکزی حکومت کی اس نیت و فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے جو اس نے ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے معاملے میں کی ہے جنہوں نے ایسے نازک وقت میں ذاتی منفعت کو قومی مفاد پر ترجیح دی۔ جب ملت ایسے حالات سے دوچار تھی جن کی نظیر تاریخ اقوام عالم میں نہیں ملتی۔

آخر میں مسٹر ولایت علی خاں نے اخبارات مسلم لیگی کارکنوں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ وقت کی نزاکت کو محسوس کریں اور ایسے حالات پیدا کردیں جو ایک مکمل اور زندہ جمہوریت کے قیام میں ممد و معاون ثابت ہوں۔"

عیسائی کاشتکاروں کو زمینیں

لاہور ۱۰ مئی۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ ان عیسائی کاشتکاروں کو جو آبیانہ کی رسیدیں یا کوئی دوسرے اصل ثبوت پیش کر سکتے ہوں جن سے ان کے تارکین مکان اراضی کے مزارعین ہونے کا ثبوت ملتا ہو۔ دو ایکڑ اراضی فی کنبہ کی جو شرح کہ حکومت نے پہلے مقرر کی تھی کے بجائے چار ایکڑ اراضی فی کنبہ الاٹ کی جائے۔ بہت سے ایسے عیسائی کاشتکاروں کو ریونیو ریکارڈ میں مزارعین کی حیثیت سے نہیں درج کیا گیا حالانکہ یہ لوگ غیر مسلم تارکین کی اراضی کاشت کرتے تھے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ زمینوں کی الاٹمنٹ پر ان کے لئے یہ شرط نہیں ہونی چاہیئے کہ ان سے بیگار کا کام اور عام طور پر ان سے منسوب دوسرے کام بھی لئے جائیں گے۔

یہ بھی فیصلہ ہوا ہے کہ ان سے مالیہ چوگنا بطور لگان وصول کیا جائے۔ اور اس کے علاوہ انہیں فصل کا نصف حصہ دینے کے لئے کہا جائے (سرکاری اطلاع)

وزراء خارجہ کا اجلاس

لنڈن ۱۰ مئی - ۲۳ مئی کو چار بڑے وزراء خارجہ کا اجلاس عنقریب منعقد ہوگا۔ پیرس کی یہ شاندار عمارت نپولین کے وزیر خارجہ ٹالے رینڈ کے وارثوں کی ملکیت ہے۔ اس پر ایک سنگ مرمر کا زینہ ہے۔ اس میں آخری تقریب ایک طائفانہ رقص تھا۔ جس میں مہمانوں نے پرندوں اور جانوروں کا سا لباس پہنا تھا۔ اس مرتبہ تقریب زیادہ سنجیدگی سے ہوگی۔ (اسٹار)

عراقی کابینہ نے استعفا نہیں دیا

قاہرہ ۱۰ مئی۔ عراقی ناظم امور نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ عراقی کابینہ نے استعفاء دیدیا ہے (اسٹار)

اہل لیبیا کا عزم بالجزم

بیروت ۱۱ مئی۔ الکوتلہ پارٹی کے ایک جلسہ میں دو ہزار افراد نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں علی غنی حسن نے اپنی تقریر میں کہا کہ اہل لیبیا اپنی آزادی اور اتحاد کے قومی مطالبات کے خلاف ہر فیصلہ کی مخالفت کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ الکوتلہ لیبیا کے باشندوں کے درمیان باہمی اعتماد پیدا کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور وہ اتحاد کی اسکیم کی حمایت کرنے کے لئے امیر سنوسی سے ملاقات کر چکی ہے۔ (اسٹار)